
غزوہ ہند
حقیقت یا افسانہ
ابو حیان سعید

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے
اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

غزوہ ہند

حقیقت یا افسانہ

ابو حیان سعید

دشمنی حقیقت پر مبنی ہونی چاہیے لیکن فرضی کہانیوں پر نہیں کیونکہ فرضی کہانیاں انسان کو بیوقوف بنا دیتی ہیں۔

غزوہ ہند، حقیقت یا افسانہ؟ آئیے جانتے ہیں حقائق کیا ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ 2023 میں ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی اب 22 کروڑ ہے جو کہ 2099 میں 70 کروڑ سے زیادہ ہونے کا امکان ہے۔
اگر ہم فرض کریں کہ قیامت ایک ہزار سال کے بعد آئے گی تو ہندوستان میں مسلمانوں کی متوقع آبادی 300 کروڑ کے لگ بھگ ہوگی، سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے 300 کروڑ مسلمان چند ہزار آوارہ اور موالی غنڈوں کے حملے کو کیسے برداشت کریں گے۔
وہ ان غنڈوں کو نیست و نابود کر دیں گے اور یہ احمقانہ غزوہ ہند کا ڈراپ سین ہو گا...
مضحکہ خیز کہانیاں اور ان کہانیوں کے بے حس نفسیاتی احمق پیروکار!!

فرض کریں کہ اگر قیامت ایک ہزار سال بعد آئے تو موجودہ ہندوستان پہلے ہی ایک ہزار سال بعد 137 ہندو ممالک، 42 مسلم ممالک اور 3 سکھ ممالک میں تقسیم ہو چکا ہوگا، تو قیامت کے قریب غزوہ ہند میں کس ہندو ملک پر حملہ کیا جائے گا؟

آئیے مختلف کتب احادیث میں اس موضوع سے متعلق کچھ مشکوک روایات دیکھتے ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں اور جن کا نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا...

صحاح ستہ میں صرف سنن نسائی # 3175 ~ 3177 میں ان روایات کو بیان کیا گیا ہے۔

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام .

ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ; رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے محفوظ کر دیا ہے۔ ایک گروہ وہ ہو گا جو ہند پر لشکر کشی کرے گا اور ایک گروہ وہ ہو گا جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا“۔
حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
مسلمانوں نے معاویہ کے زمانے میں 44 ہجری میں ہندوستان پر حملہ کیا اور کچھ ایسے واقعات پیش آئے جن کی وضاحت ذیل میں کی جائے گی۔ اس پر غزہ کے حکمران محمود ابن سبکتگین نے بھی حملہ کیا تھا جس نے 400 ہجری کے لگ بھگ ہندوستان کو فتح کیا تھا۔ اس نے اپنی فوج کے ساتھ ہندوستان پر حملہ کیا، جہاں اس نے ہزاروں لوگوں کو قتل کیا، قیدی بنائے اور مال غنیمت پر قبضہ کیا. محمود غزنوی کے افغان سپاہیوں نے ہزاروں خواتین کی عصمت دری اور اغواء کیا۔ وہ سومناتھ میں داخل ہوا جہاں اس نے سب سے بڑا بت توڑ دیا اور بت کے نیچے دفن کئی ٹن سونا لوٹ لیا۔

البدایہ والنہایہ (6/223

مذکورہ بالا احادیث کے عربی متن (متن) کے ساتھ تفصیلی حوالہ

:حدیث نمبر 1

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا الْبَرَاءُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيلِي الصَّادِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْثٌ إِلَى السِّنْدِ وَالْهِنْدِ، فَإِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُ فَاسْتُشْهِدْتُ فَذَاكَ، وَإِنْ أَنَا فَذَكَرَ كَلِمَةً رَجَعْتُ وَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ قَدْ أَعْتَقَنِي مِنَ النَّارِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ہندوستان کو فتح کریں گے، پس اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں بہترین لوگوں میں سے ہوں گا۔ شہداء اور اگر میں واپس آؤں تو میں ابو ہریرہ ہوں جو جہنم کی آگ سے محفوظ ہے۔

:حوالہ

امام احمد، المسند، جلد: 14، صفحہ: 419، نمبر: 8823

حدیث نمبر 2

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوُصَابِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُو الْهِنْ تَغْزُو الْهِنْ

:حوالہ

امام احمد بن حنبل، المسند، جلد: 37، صفحہ: 81، نمبر: 22396
نسائی، السنن، جلد: 6، صفحہ: 42، نمبر: 3175
طبرانی، مسند الشامین، جلد: 3، صفحہ: 89، نمبر: 1851
ابن ابی عاصم، الجہاد، جلد: 2، صفحہ: 665، نمبر: 288
طبرانی، الاوسط، جلد: 7، صفحہ: 23، نمبر: 6741
بیہقی، سنن الکبری، جلد: 9، صفحہ: 297، نمبر: 18600

:حدیث نمبر 3

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ بَعْضِ الْمَشْيَخَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْهِنْدَ، فَقَالَ: «لَيَغْزُوَنَّ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّلِينَ بِالسَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ

فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ تِلْكَ الْغَزْوَةَ بِعْتُ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ وَغَزَوْتُهَا، فَإِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَانْصَرَفْنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرِّرُ، يَقْدَمُ الشَّامَ فَيَجِدُ فِيهَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَلَأَحْرِصَنَّ أَنْ أَدْنُوَ مِنْهُ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي قَدْ صَحِبْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَحِكَ، ثُمَهَاتَ هَيْتُكَ، «ثُمَّاتَ»

حوالہ:

نعیم بن حماد، الفتن، جلد: 1، صفحہ: 409، نمبر: 1236

اسحاق بن راہویہ، المسند، جلد: 1، صفحہ: 462، نمبر: 573

حدیث نمبر 4

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا، فَيَطَئُوا أَرْضَ الْهِنْدِ، وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا، فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لَبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيُقْدِمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مُغَلَّلِينَ، وَيُفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ»

حوالہ:

نعیم بن حماد، الفتن، جلد 1، صفحہ: 409، نمبر: 1235

جلد 1، صفحہ: 402 #1215)

حدیث نمبر 5:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَغْزُو قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي الْهِنْدَ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ فِي السَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَجِدُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ »

حوالہ:

نعیم بن حماد، الفتن، جلد: 1، صفحہ: 399، نمبر: 1202

نعیم بن حماد، الفتن، جلد: 1، صفحہ: 410، نمبر: 1239 .

یہ حدیث ابو ہریرہ سے تین سندوں سے مروی ہے۔

پہلی سند جبر بن عبیدہ نے ابو ہریرہ کی ہے۔

اسے امام احمد نے مسند (12/28) وغیرہ میں روایت کیا ہے۔ یہ جبر بن عبیدہ کی وجہ سے ضعیف (ضعیف) سند ہے۔ ان سے کسی نے روایت نہیں کی سوائے ایک راوی کے جس کا نام سیار بن الحکم تھا اور کسی نے اسے ثقہ نہیں سمجھا۔ بلکہ ان کا ذکر صرف

ابن حبان نے ثقات میں کیا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی نے کہا: یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کون تھا، اور روایت عجیب ہے۔

تہذیب التہذیب59 / 2)

دوسری سند البراء بن عبداللہ الغنوی ہے، حسن بصری سے، ابو ہریرہ سے، انہوں نے کہا

میرے قریبی دوست، سچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ’’اس امت میں سے سندھ اور ہندوستان کی طرف ایک مہم چلائی جائے گی۔‘‘ اگر میں اسے دیکھنے کے لیے زندہ رہوں اور شہید ہو جاؤں، تو خیر و عافیت ہے، اور اگر میں نے - اور اس نے کچھ کہا - واپس آؤں تو میں ابو ہریرہ ہوں جو آزاد کیا گیا ہے، مجھے آگ سے فدیہ دیا جائے گا۔

اسے نسائی نے سنن (نمبر 3173) میں اور احمد نے مسند (14/419) میں روایت کیا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک ضعیف سند ہے کیونکہ البرہ ابن عبداللہ الغنوی کی وجہ سے جن کے بارے میں ناقدین کا متفقہ طور پر اتفاق ہے کہ اس کی حدیث لاین (ایک قسم کی ضعیف حدیث) ہے، جیسا کہ یہ حدیث التہذیب میں کہتی ہے۔ 1/427)۔ مزید یہ کہ حسن بصری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان سناد میں خلل ہے۔

تیسری سند ہاشم بن سعید، کنانہ بن نبیح، ابو ہریرہ سے ہے۔

اسے ابن ابی عاصم نے الجہاد (نمبر 247) میں روایت کیا ہے، لیکن یہ ہاشم بن سعید کی وجہ سے بھی ضعیف سند ہے، جس کے بارے میں ابن معین نے کہا: وہ کچھ نہیں ہے۔ .(ابو حاتم نے کہا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔ دیکھیں: تہذیب التہذیب (11 / 17

چوتھی سند صفوان بن عمرو سے ہے، وہ اپنے ایک شیخ سے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اور آپ نے ذکر کیا۔ ہندوستان - پھر اس نے کہا: "تمہاری فوج ہندوستان پر چڑھائی کرے گی اور اللہ ان کو فتح دے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ لیں گے، اور اللہ ان کے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور جب وہ واپس آئیں گے تو ابن مریم کو

شام (شام) میں پائیں گے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اس مہم کو دیکھنے کے لیے زندہ رہا تو میں اپنے پاس موجود سب کچھ بیچ کر اس مہم میں شامل ہو جاؤں گا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمائے اور ہم واپس لوٹیں تو میں ابو ہریرہ (جہنم کی آگ سے محفوظ) ہوں گا۔ اور جب ہم شام واپس جائیں گے تو وہاں عیسیٰ ابن مریم کو پائیں گے۔ پھر میں اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ میں اس کے قریب آؤں اور اس سے کہوں کہ یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسکرائے اور فرمایا: ''ممکن، غیر ممکن''۔ بہت مشکل؟

اسے نعیم بن حماد نے الفتن (ص 409) میں روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی شامل ہے جو ابو ہریرہ سے اپنی روایت کے بارے میں مبہم تھا۔ اس کی سند میں بقیہ ابن الولید بھی شامل ہے جو مدلس ہیں اور انہوں نے ''عن'' کہہ کر روایت کی ہے۔

تیسری حدیث ہے

میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں فتح کرنے'' کی توفیق دے گا یہاں تک کہ وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر وہ شام (شام) میں واپس آئیں گے اور انہیں شام میں عیسیٰ ابن مریم کو پائیں گے۔

اسے نعیم بن حماد نے الفتن (ص 399) میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم سے ولید نے بیان کیا، انہوں نے صفوان بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، جس نے ان سے بیان کیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

یہ سند صریحاً ضعیف ہے کیونکہ اسے ولید بن مسلم نے ''عن'' کہہ کر روایت کیا ہے۔ یہ بھی مرسل معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ صفوان بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو یا وہ صحابی ہوں۔

چنانچہ خلاصہ یہ ہے کہ ثوبان کی حدیث جو فتح ہند کے بارے میں جھوٹی ہے
جہاں تک ابو ہریرہ کی حدیث کا تعلق ہے تو اس کی اکثر سندیں ضعیف ہیں۔ .

سنن نسائی حدیث نمبر 3175

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ سَيَّارٍ. ح قَالَ: وَأَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي، فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ .

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (مسلمانوں) سے ہندوستان پر لشکر کشی کا وعدہ فرمایا، یعنی پیش گوئی کی، تو اگر ہند پر لشکر کشی میری زندگی میں ہوئی تو میں جان و مال کے ساتھ اس میں شریک ہوں گا۔ اگر میں قتل کر دیا گیا تو بہترین شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر زندہ واپس آ گیا تو میں (جہنم سے) نجات یافتہ ابوہریرہ کہلاؤں گا۔
یہاں میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے متعلق بہت ہی متضاد اور مضحکہ خیز حدیث پیش کر رہا ہوں جو مسند احمد میں ہے۔ حدیث نمبر 21357

مسند احمد حدیث نمبر 21357

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ.

حضرت ثوبان ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان میں شامل ہوجاؤ کیونکہ اس میں خلیفۃ اللہ امام مہدی ؓ ہوں گے۔
ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسلک ایک اور بہت ہی متضاد و مضحکہ خیز حدیث پیش کر رہا ہوں جو سنن نسائی حدیث نمبر 3177 ہے۔

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِصَابَتَانِ

مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام .

ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے محفوظ کر دیا ہے۔ ایک گروہ وہ ہو گا جو ہند پر لشکر کشی کرے گا اور ایک گروہ وہ ہو گا جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا“۔

قرآن کریم نے سورۃ آل عمران آیت نمبر 5 اور سورۃ المائدہ آیت نمبر 117 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی سختی سے تردید کی ہے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 55

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوْقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ .

”میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمھیں وفات دوں گا اوراپنی طرف اٹھالوں گا اور(تیرے)ان منکروں سے تجھے پاک کروں گا اورتیری پیروی کرنے والوں کوقیامت کے دن تک ان منکروں پرغالب رکھوں گا۔ پھر تم سب کوبالآخرمیرے پاس آنا ہے ۔سواس وقت میں تمھارے درمیان ان چیزوں کافیصلہ کروں گاجن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔“ (3: 55)

سورۂ مائدہ میں قرآن نے مسیح علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایک مکالمہ نقل کیا ہے جو قیامت کے دن ہو گا۔اس میں اللہ تعالیٰ ان سے نصاریٰ کی اصل گمراہی کے بارے پوچھیں گے کہ کیاتم نے یہ تعلیم انھیں دی تھیں کہ مجھ کو اورمیری ماں کو اللہ کے سوامعبودبناؤ۔اس کے جواب میں وہ دوسری باتوں کے ساتھ یہ بھی کہیں گے کہ میں نے توان سے وہی بات کہی جس کاآپ نے حکم دیا تھا اورجب تک میں ان کے اندرموجودرہا، اس وقت تک دیکھتا رہاکہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ لیکن جب آپ نے مجھے اٹھا لیا تو میں نہیں جانتا کہ انھوں نے کیا بنایا اورکیا بگاڑ ا ہے ۔اس کے بعد توآپ ہی ان کے نگران رہے ہیں۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 117
مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ۔
”میں نے توان سے وہی بات کہی جس کا تونے مجھے حکم دیا تھاکہ اللہ کی بندگی کروجومیرابھی پروردگار ہے اور تمھارا بھی، اورمیں ان پرگواہ رہا، جب تک میں ان کے اندرموجودرہا، پھرجب تونے مجھے اٹھا لیا توان پر تو ہی نگران رہا ہے اورتوہر چیزپرگواہ ہے ۔“
(مائدہ5: 117)

تمام احادیث سے تو کسی بھی قسم کا غزوہ ہند ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب احادیث کبھی خراسان کا لشکر، کبھی امام مہدی، کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، کبھی سیاہ / گہرے سبز رنگ پرچم وغیرہ۔ یہ سب صرف پریوں کی کہانیوں کی طرح بے بنیاد کہانیاں ہیں۔

حدیث ثوبان اور ابو ہریرہ کی حدیث کے ظاہری مفہوم سے جو معلوم ہوتا ہے تمام احادیث ایک دوسرے کے خلاف ہیں - ہندوستان کی فتح کا ذکرقیامت کے قریب وقت کے آخر میں ہوگا۔ اس سے مسلمانوں کو کیا حاصل ہو گا؟

یہاں ایک منطق یہ ہے کہ میں نے گمان کیا کہ قیامت ایک ہزار سال بعد ہو گی۔ ایک ہزار سال کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی 3 ارب ہوگی تو ہندوستان کے 3 ارب مسلمان اپنے وطن پر حملہ کرنے والے ہزاروں موالی غنڈوں کے حملے کو کیسے برداشت کریں گے؟

محمود غزنوی افغان نے لوٹ مار کے لیے ہندوستان پر کئی بار حملہ کیا اور ہر بار مندروں سے ٹنوں سونا لوٹا اور ہزاروں لوگوں کو قتل کیا، محمود کے حملوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، وہ ایک لٹیرا اور ڈاکو تھا۔

2023 میں جب میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں اسلام کے نام پر تشدد پھیلانا مسلمانوں کے لیے عقلمندی نہیں ہے۔
لہٰذا اسلام کے نام پر انتہا پسندی، جنونیت اور تشدد سے گریز کرتے ہوئے احتیاط، دانشمندی اور ذمہ داری کے ساتھ اس موضوع سے رجوع کرنا ضروری ہے۔ ہمیں دل لبھانے والی مفروضہ کہانیوں کی ضرورت نہیں۔